60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 955 **Participant Code:** 11

"چاروں طرف سانپ ہیں بیٹا!
اپنا خیال رکھنا۔

ظالم کی سانپ:

بٹے بٹے بٹے...... اس دن بھی وہ اس
آواز سنکر اٹھا... آواز کے اثر سے انہوں نے بولا..
ماں ماں یہ کیا ہے مجھے ڈر لگتا ہوں۔
اچانک ماں نے کہیں سے آئی اور پوچھا بیٹا! تم
کو کیا ہوا۔ وہ بولا 'ماں ماں مجھے ڈر لگتا ہوں۔
یہ سنکر ماں کی دل میں سکون ملا۔ کیونکی انہوں نے
ہر روز میں یہ سنتے تھے۔ زندگی کی سارے طاقت
سے انہوں نے کہا 'بیٹا یہ ہمارا قسمت ہے
اس وقت ماں کی آنکھ سے آنسو آئی......

ایک چھوٹا سا گاؤں۔ تقریبا دو ہزار لوگ
اس چھوٹے گاؤں میں رہتے تھے گاؤں کی ہوا میں
علیحدگی کی مقدار رہتا تھا۔ گاؤں کے سارے لوگوں کو
اپنا حقوق اور آزادی کو کھوئے انہیں اپنے ہی
ملک میں اپنی زندگی جاری رہنے میں پابندی ہوتے تھے
~~انھو~~ انہیں یہ خیال نہیں ملا کی وہ بھی
انسان ہے۔ انہیں طارقین وطن سمجھے جاتے ہے
ماضی میں یہ گاؤں ثقافت صحبت کی مرکز تھا۔

(**Note:** Graded articles may be published in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 955 **Participant Code:** 11

آج یہ گاوں تشدد ناانصافی ظلم کی مرکز تھا۔ یہ
ہزار لوگ زمین کے بیچ میں ہے دوسرے الفاظ
میں یہ گاو ایک قبرستان۔ ہزار لوگو کو خواب توقعات
سب کچھ اس چھوٹی گاوں میں ختم ہوا۔ خدا کے
فیصلہ سے ایک لڑکا نامی شبیل اور اسکا ماں
وہاں رہا تھا۔

شبیل ایک یتیم لڑکا تھا۔ شبیل
کا والد اسکا پیدائش کے پہلے میں مر گیا تھا۔
حکومت جو عوام کو حفاظت کرنا تھی اسے نقصان
پہنچا رہی تھی۔ اسلیے حکومت کے فوجی نے شبیل
کا والد کو گولی مار دی گئی۔ والد کے موت کی بعد
شبیل کا سب کچھ اسکا ماں تھا۔ وہ بیوہ عورت
نے محبت اور سخت محنت کے ساتھ پرورش کی۔
اسلیے شبیل کو یتیمی کا درد نہیں سمجھا۔ ماں
نے اپنے بیٹے کو ہمت اور اعتماد کے ساتھ دنیا
کی سارے پریشانیوں اور مشکلات کو مقابلہ کرنے
کی طاقت دے رہی تھی۔ ماں نے چاہتی تھی کی اپنے
بیٹے کو ایک سماجی کارکن بن جائے۔ ان کے لئے
سارے علم انہوں نے اپنے بیٹے کو بچپن سے

(Note: Graded articles may be published in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

دبے رہی تھی۔ زندگی کی معصومیت اور طاقت
کے ساتھ انہوں نے اپنے بیٹے کو تشکیل
کر رہی تھی۔ جب انہوں زندگی سے نفرت کرتے تھے
اپنے بیٹے کو کی زندگی بچانے کیلئے انہوں اپنا
روح جاری رہی تھی۔

جب شبیل نے سوئی سے بیدار ہوا
انہوں نے اپنے گھر کے باہر سے دیکھا۔ اس وقت شبیل
کی قریبی دوست اشرف شبیل کے گھر میں آیس۔ یہ اشرف
بھی ایک یتیم لڑکا تھا۔ حکومت کے فوجیں نے
اسکا ماں باپ کو زندہ جلایا گیا۔ اشرف نے یہ واقعہ
نہیں دیکھا۔

اشرف ہر روز میں شبیل کا گھر میں
آتا تھا۔ پھر دونوں ایک جگہ پر جائیں گے
دونوں کی قریبی دوست فاطمہ کی قبرستان میں۔
ایک دن حکومت فوجی نے فاطمہ کو اغوا کیا۔
اسکی لاش دو دن کے بعد ملی۔ اشرف اور شبیل نے
ہر روز میں فاطمہ کو دعا کرتا تھا۔ دو دوستوں
کو نہیں جانتے تھا کی کل میں دونوں نے یہ حالت
کو سامنا کرنا پڑیگا۔

ایک بار شبیل نے اپنی ماں سے پوچھا۔ اشرف شبیل
کے پاس میں رہتا تھا۔ شبیل نے پوچھا؟ انہیں ہر کوئی
ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے؟ کیا ہم نے کچھ غلطی کیا۔
یہ سنکر ماں نے بولی بچو زندگی میں بہت امید رہنے
والے لوگوں کو زندگی میں بہت سے تکلیف کو سامنا کرنا
پڑے گا۔ ہما سماج میں چاروں طرف سانپ
ہیں بیٹا! اپنا خیال رکھنا! بیٹا ہم خطرات
کی کوئی بات نہیں۔ ہمارا دل کی طاقت
سانپ کی طاقت سے زیادہ ہے۔ آس پاس کے طرف
مت دیکھو۔ اپنا مقصد پر دیکھو۔ یہ سنکر شبیل اور
اشرف کے دل میں امید آیں۔ دونوں نے بولا'
ماں ہم کو علم بھی پڑھنا چاہیے۔ ماں نے جواب دیا'
ہمارے سماج کا بھی ایک سانپ ہے اگر تم علم
پڑتے تو سانپ نے تم کو مار ڈالیں گے۔ اس چوٹی دنیا میں
تبدیلیاں ملنے کیلئے روحانی علم کی ضرورت
ہے۔ وہ ہم کو زندگی سے حاصل کر سکتا ہوں۔
اب شبیل نے اپنا دل میں بولا' ضرور میں سماج
کی سارے سانپ کو فنا کریں گے۔

ایک بار دو دوستوں گاوں سے چلتا تھا۔
ان دونوں نے ایک نظارہ دیکھا۔ دو بچوں کا ٹوٹا
ہوا جسم۔ یہ دیکھکر اشرف بھی دل میں خوف آیسی۔
لیکن شبیل نے اپنے دل میں رہتا ماں کی قول سے
طاقت لیکر اس نظارہ کو زیر کیا۔ ایک دن فوجی نے
ایک ماں اور اسکا چھوٹی بچی کو گولی مار دی گئے۔ ہزار
لوگ ساتھ سے زندگی بچانے کیلئے دوسرے جگہ پر ہجرت
کیا۔

ایک دن شبیل اور اشرف گاوں کی راستہ
سے کھیلکر چلتا تھا۔ اس وقت فوجی نے دونوں
کے ساتھ میں آیں۔ فوجی کے مقصد ایک لڑکا تھا
اب اشرف نے اپنا دوست کی زندگی بچانے کیلئے اپنا زندگی
چھوڑنے کو فیصلہ کی۔ شبیل نے
اشرف کو بچا نہ سکا۔ اسلیے شبیل نے دوڑکر اپنی
گھر میں پہنچی۔ اور ماں سے بولا ' ماں فوجی نے اشرف
اغوا کیا۔ ایک لمحہ میں ماں کی سارے اعتماد اور
امید کھوئی۔ اور دل میں بولا ' کل میں میرا بیٹا
بھی مار ڈالیں گے اب زندگی محفوظ کرنے کی وقت ہے
اسلیے انہوں نے اپنے بیٹے سے آخر بولا۔

بیٹا کل ہم کو پیار سے فرار ہو جائیں گے۔ اگر میں کل
میں نہ ہوتی تو تم سے یاد کریں گے۔ دنیا کی چاروں
طرف سانپ ہیں بیٹا! اپنا خیال رکھنا۔ امن اور محبت سے
تم نے سانپ کو فنا کریں گے۔

کل کا دن۔ ہمیشہ کی طرح اس دن بھی وہ اس
آواز سن کر اٹھا۔ انہوں نے بولا ماں ماں تم کہاں ہے
لیکن ماں نہیں آئی۔ اب شنیل نے اپنا ماں کی منظر
جسم کو دیکھا۔ اس دن بھی وہ اچھی طرح رونے کی کوشش
کی۔ لیکن آنسو نہیں آئیں۔ کیونکہ اسکا دل میں
ماں کی اعتماد رہتا تھا۔ اسلیے انہوں نے
اپنی ماں کی تلاش مانتے کیلئے ایک دوسرے جگہ
سے گیا۔